



سوال

(422) شفعہ کا حق دار کون ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زید نے اپنی زمین، جس کے قطعات متعدد ہیں، بعض عمرو کی زمین سے متصل ہیں اور بعض بکر وغیرہ کی زمین سے، خالد کے ہاتھ فروخت کر دی، جو قوم کا جام دوسرے محلہ کا باشندہ ہے۔ اب عمرو نے بکر وغیرہ دیگر شرکائے شفعہ کی اجازت اور رضامندی سے دعویٰ حق شفعہ کیا، بلکہ بکر وغیرہ اس امر میں عمرو کی امداد شفعہ دلانے میں کرتے ہیں۔ اب شفعہ کا شفعہ بن کر مستحق شفعہ اس زمین بیعہ غیر اتصالی کا، جس کا شفعہ بکر عمرو کو دے چکا ہے، ہو سکتا ہے یا نہیں؟ یٰٰنوا تو جزوا۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حق شفعہ اسی شخص کو پہنچتا ہے جو زمین بیعہ میں یا اس کے کسی حق (راستہ وغیرہ) میں شرکت رکھتا ہو اور جو شخص ان دونوں میں سے کسی میں شرکت نہ رکھتا ہو، اس کو حق شفعہ نہیں پہنچتا۔

"فاذا وقعت الحدود و صرفت الطرق فلا شفعۃ" [1] (صحیح بخاری)

"پھر جب حد بندی ہو جائے اور راستے الگ الگ ہو جائیں تو پھر کوئی شفعہ نہیں ہے"

حنفی مذہب میں اس شخص کو بھی حق شفعہ پہنچتا ہے، چونکہ نفس بیع میں شریک ہو اور نہ اس کے کسی حق میں، لیکن زمین بیعہ کا جار ملاصق ہو، جب یہ بات معلوم ہوئی تو اب جاننا چاہیے کہ بکر وغیرہ جو زمین بیعہ کے بعض قطعات کے جار ملاصق ہیں، ان کو از روئے مذہب حنفی صرف انہیں بعض قطعات میں جو ان کی زمین کے متصل ہیں، حق شفعہ پہنچتا ہے، نہ عمرو کو جس کی زمین کو ان قطعات سے اتصال تک نہیں ہے، تو اس صورت میں عمرو ان قطعات مذکورہ میں اصالتاً مدعی شفعہ نہیں ہو سکتا۔ ہاں اگر بکر وغیرہ اصالتاً مدعی شفعہ ہوں اور عمرو کو اس مقدمہ شفعہ کا وکیل بنائیں تو عمرو صرف وکالتاً اس مقدمہ کی پیروی کر سکتا ہے و بس۔ کتبہ: محمد عبداللہ۔

[1] - صحیح البخاری رقم الحدیث (8099) صحیح مسلم رقم الحدیث (1608)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب



مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب البیوع، صفحہ: 640

محدث فتویٰ